

تحذیر و نصیحت

مسعود جھنڈیر لیسرچ لائبریری

وطن عزیز کی سب سے بڑی پرائیویٹ لائبریری

سرکار پور جھنڈیر - ملی (ضلع وہاڑی)

سید قائم محمد



لائبریری کا نام سید قائم محمد

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سید قاسم محمود

سردار پور جھنڈیر - میلسی (ضلع وہاڑی)

پوسٹ کوڈ - 61240

لائبریری فون: 430430-430787-430786 (06515)

فیکس: 430789 (06515)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سید قاسم محمود

1- لائبریری کی اہمیت

کتاب آزادی فکر و عمل کا وسیلہ ہے اور کتاب خانہ اس آزادی کا گہوارہ۔ کتاب خاموش و مخلص دوست اور ہمدرد رفیق کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ سہل الحصول دانا مشیر اور مشفق استاد ہے۔ کتابیں انسان کی ہزاروں سال کی دانائی کا نچوڑ ہیں۔ لائبریری دینی، تاریخی، ثقافتی اور ادبی ورثہ ہے۔ انسانی جدوجہد کے ہر شعبے پر پھیلی ہوئی عظیم فکر کاروں کی تحقیقات و نگارشات کا خزانہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یہ اعلیٰ قومی روایات اور اقدار کے تسلسل و توسیع کی آئینہ دار ہے۔ انسان نے اب تک جتنا بھی علم حاصل کیا ہے اس کی ترسیل و اشاعت میں لائبریری کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ یہ ذرے میں آفتاب اور قطرے میں درجہ کی مانند ہے۔ کہتے ہیں کتاب سازی خدا کی کاروبار ہے۔ ابدیت کتابوں ہی کی وجہ سے رہتی ہے۔

بادشاہوں کے زمانے میں اسے شغل شاہاں (Royal Hobby) تصور کیا جاتا تھا۔ لائبریریوں کا قیام و استحکام ہمیشہ سے بیدار مغز حکومتوں کا فریضہ رہا ہے۔ ماضی میں لائبریریوں کے قیام و فروغ میں علم دوست حضرات، امراء اور دینی مدرسوں نے خاصی دلچسپی لی۔ ماضی قریب میں ریاستوں کے فرمانرواؤں اور ثروت مند علم دوست حضرات نے برصغیر پاک و ہند میں معیاری پرائیویٹ لائبریریاں قائم کیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہ علمی ذوق و رجحان قریب قریب ختم ہو گیا ہے۔

2- مسعود جھنڈیر لائبریری کا قیام

علاقے کے زمیندار ملک غلام محمد چوغلطہ (1865ء - 1936ء) کو کتابوں سے والہانہ عشق تھا۔ خاندانی اعتبار سے مغل تھے۔ دانشور، سخن شناس اور سخن گو تھے۔ عربی اور فارسی زبان سے عشق تھا۔ ان دونوں زبانوں کے شاعر تھے۔ دیوان حافظ کے گویا حافظ تھے۔ انہوں نے ذاتی کتابوں کی بنیاد پر 1890ء میں ایک لائبریری کی داغ بیل ڈالی۔

ملک صاحب کی وصیت کے مطابق یہ لائبریری ان کے نواسے میاں مسعود احمد جھنڈیر کو ورثے میں ملی۔ بعد میں ان کے چھوٹے بھائی میاں محمود احمد، میاں غلام احمد شریک سفر ہو گئے۔ ان بھائیوں نے مل کر اس چمن کی آبیاری کا حق یوں ادا کیا کہ اسے پاکستان کی سب سے بڑی پرائیویٹ لائبریری بنا دیا۔

لائبریری کا نام برادر بزرگ میاں مسعود احمد کی نسبت سے ”مسعود جھنڈیر لائبریری“ تجویز کیا گیا۔ میاں مسعود احمد نے اس چھوٹی سی ذاتی لائبریری کو ایک عظیم الشان لائبریری بنانے کا خواب دیکھا۔ بعد میں اپنے چھوٹے بھائیوں کے تعاون سے اس خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ لائبریری کی وجہ تسمیہ میں لفظ ”جھنڈیر“ کی حقیقت یہ ہے کہ جھنڈیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے حضرت عباس علمدار کی اولاد ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں آکر یہ خانوادہ ”جھنڈا گیز“ کہلایا جو بعد میں مختلف ہو کر ”جھنڈیر“ ہو گیا۔

یہ سب باب العلم کی نسبت کا فیضان ہے۔ یہ اس سعادت بزرگوار و نیست

1990ء میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق کے لئے اسے وقف کیا گیا تو لفظ ”ریسرچ“ کا اضافہ کر دیا گیا اور یوں اس کا نام ”مسعود

جہنڈی ریسرچ لائبریری“ ہو گیا۔ اب یہ لائبریری اسی نام سے موسوم ہو کر بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکی ہے۔

میاں مسعود احمد درس نظامی، فارسی ادب اور طب کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اپنے والد کی وفات کے باعث کالج میں عصری تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ میاں محمود احمد گریجویٹ ہیں۔ دونوں بڑے بھائیوں نے آبائی پیشہ کاشت کاری کو اپنا یا جبکہ میاں غلام احمد کچھ عرصہ وکالت کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ شریک کار ہوئے۔ وہ دس سال میلسی میں پشیل / آنریری مجسٹریٹ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ ان تینوں بھائیوں نے جدید سائنسی خطوط پر کپاس کی کاشت میں ملک بھر میں نام پیدا کیا۔ یہ فارم کاشتکاروں، زرعی سائنسدانوں، عالمی ادارہ خوراک و زراعت اور دیگر وفود کے لئے جاذب توجہ (Place of Visit) ہے اور فصل کپاس کے حوالے سے ذہن تحقیق و معاینہ کے لئے یہ عمدہ مرکز ہے۔

3- خاندان

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جہنڈی عباس علمدار کی اولاد ہیں۔ اس خاندان کے بزرگ سترہویں صدی عیسوی کے اوائل میں نجف اشرف سے براستہ ہرات، کابل ضلع جھنگ تحصیل شکر کوٹ کے علاقہ مہ جہنڈی میں تشریف لائے۔ اشاعت اسلام اور رشد و ہدایت کیلئے اپنے آپ کو وقف رکھا۔ ساتھ ساتھ طبابت خدمت فطریق کے لئے کرتے تھے۔ اسے ذریعہ معاش نہ بنایا۔ میاں مسعود احمد بھی مستند حکیم ہیں اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر اس سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس خاندان کے مورث کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق نے سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا فرمائی۔ آپ اور آپ کی اولاد مجاہدہ، ریاضت، تبلیغ دین اور معتقدین کی اصلاح میں منہمک ہو گئی۔ صاحب مزار و کرامات بزرگوں میں حضرت شیخ فوٹ سعید الدین موہی بندگی و حضرت شیخ فوٹ یعقوب بندگی (موضع بڑ جہنڈی تحصیل کبیر والا)، حضرت حافظہ عبداللہ (موضع دین واہ، تحصیل میلسی) اور مخنی تاجن شیر (موضع کوٹلی نجابت، تحصیل شجاع آباد) کے نام قابل ذکر ہیں۔

4- ”کتاب بستی“ کا محل وقوع

لاہوری ایک گاؤں سردار پور جہنڈی میں واقع ہے جو میلسی (ضلع وہاڑی) جنوبی پنجاب کی حدود میں ہے۔ یہ قصبہ میلسی دنیا پور روڈ پر واقع ہے۔ میلسی اور کبر وڑ پکا سے 20 کلومیٹر جبکہ دنیا پور سے 30 اور راجپاہ 9- ایل (ملتان روڈ) سے 15 کلومیٹر دور ہے۔ سردار جہنڈی ریلوے اسٹیشن سے جانب شمال 6 کلومیٹر، ملتان سے 85 اور بہاولپور سے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ لاہوری خوشگوار اور دلکش ماحول میں واقع ہے جہاں تفریحی ریشے (کپاس)، گندم اور سورج مکھی کے ہرے بھرے کھیت، سرسوں کا سہانا پن اور ترشادہ پھل کے باغات ہیں۔ رواں دواں ندیاں، معطر ہوا کی مہک، چٹوں میں سرسراہٹ اور انھیلیاں لیتی ہوئی اور پرندوں کی نغمہ سرائی ایک مسکونہ ماحول پیش کرتی ہے۔ یہ قصبہ 3800 کیوسک کی 200 فٹ کشادہ نہر کے دامن میں واقع ہے۔ نہر اتنی بڑی کہ دریا کا گماں ہوتا ہے جہاں درختوں کی روشیں، پانی کی سبک خرامی اور لہروں کا ارتعاش و فطری حسن پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے قصبہ

کے تناظر و مضاف کے حسن میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ لائبریری سے ملحق ایک خوبصورت ہنرہ زار ہے۔ یہاں کے قدرتی منظر تخیلی کام کیلئے مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ ”گل زمین“ یا ”قصبہ چراغاں“ بھائیوں نے 1963ء میں مزروعہ رقبہ پر اپنے والد میاں سردار محمد مرحوم کے نام کی نسبت سے ”سردار پور جھنڈیر“ کے نام سے آباد کیا۔ اب یہاں گاؤں کو شہروں سے ملانے کے لئے چاروں اطراف پختہ سڑکیں، بجلی، انکانتہ و تارگھر، گزٹنڈل و بوائز سکول، رورل ڈسپنسری، ورنری ہسپتال، بینک، ٹیلی فون ایکسچینج، انٹرنیٹ و آپٹک فائبر میڈیا، پٹرول پمپ اور پبلک ٹرانسپورٹ وغیرہ بڑے شہروں کی سی ابلاغی و دیگر سہولیات میسر ہیں۔

5- پرائیویٹ لائبریری کے قیام میں درپیش مسائل

لائبریری ایک جاندار و زندہ چیز (Growing Organism) جیسی ہوتی ہے جس کو جدید بہ ہنرہ (Upto-date) رکھنے کیلئے نئی کتب کا نو بہنو اضافہ ضروری ہے۔

لائبریری کے منتظمین درمیانہ طبقے کے زمیندار ہیں۔ انہوں نے اپنے محدود وسائل سے نہ صرف کہ لائبریری قائم کی ہے بلکہ اہم رکھنے کی کوشش یوں کی ہے کہ کپاس کے پھول ہوتے ہیں اور کتابوں کے گلزار آگاتے ہیں۔ زمینداری اور کتاب داری کا ملاپ دنیا بھر میں شاید ہی کہیں اور ایسا ہوا ہو۔ کشت زار اور کشت دانش میں بعد المشرقین ہے۔ اس لائبریری میں سرکاری یا غیر سرکاری گرانٹ یا مالی امداد کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ فصل اچھی ہو اور بھاؤ بھی بہتر ملیں تو لائبریری سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بڑے شہر میں واقع نہ ہونے کی وجہ سے باقاعدگی کے ساتھ حصول کتب کے سلسلے میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے لیکن جھنڈیر برادران نے دیگر دلی آرزوؤں اور ترجیحات کو کتابیں جمع کرنے کے نیک جذبوں میں ڈھال لیا ہے۔

یہ لائبریری 1952ء میں ایک کمرے تک محدود تھی۔ اس میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہا۔ خاطر خواہ اضافہ 1960ء کے بعد ہوا۔ گو 1970ء کے بعد کتابوں کی قیمت میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود لائبریری پورے ڈیرہ / گیٹ ہاؤس تک پھیل گئی۔ بعد ازاں دوسری منزل تعمیر ہوئی اور پھر گراؤنڈ فلور پر کمرے بنانے پڑے۔ اب یہ 25 کمروں کی مکانیت کے برابر جگہ میں موجود ہے پھر بھی کتابوں کے رکھنے کی جگہ کم ہے۔ دو دو تین تین قطاروں میں رکھی ہوئیں ہیں۔ کمروں کی تعمیر، الماریوں کی فراہمی، ان کی درجہ بندی، جلد بندی، ان کی دیکھ بھال و یومیہ صفائی، خلوص، محبت، وقت اور زر طلب امور ہیں۔ منتظمین تمام مالی مشکلات کے باوجود اس قدیم ادارے کے علمی سفر میں پیش رفت کر رہے ہیں۔ کتابوں کے انتخاب کے لئے علماء و فضلاء سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں ان کی وارفتگی قابل ذکر ہے۔

لائبریری کے لئے بیشتر کتب ملکی کتب فروشوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اندرون و بیرون ملک آرڈر دے کر پندرہ ریل، روڈ، ہوائی و بحری جہاز منگوائی جاتی ہیں۔ انڈیا، ایران، سعودی عرب، یورپ و امریکہ سے جھنڈیر برادران کثیر کتب خرید کر لاتے ہیں۔ کتب و رسائل کی معقول تعداد بطور ہدیہ موصول ہوتی ہے۔ ہر کتاب کے حصول کے پس منظر میں ایک کہانی ہے۔ کوئی پُر درد اور کوئی پر لطف۔ کبھی کلیوں اور کبھی کانٹوں سے واسطہ پڑا۔ کبھی ایک کتاب کے لئے راتوں کی نیند قربان کی گئی۔ قبرستانوں میں دفن قرآن مجید

اور اندھے کنوؤں میں سے کتب حاصل کی گئی ہیں۔ بہر حال یہ شریعت جنون (Noble Madness) اپنی جگہ قائم بلکہ روز افزوں حل من مزید ہے۔ یہ بھائی کبھی جنون کی شدت کو دیکھتے ہیں اور کبھی اپنے دامن کو۔ تاہم بفضل تعالیٰ لائبریری قائم، آباد و شاد ہے۔ بقول میاں صاحبان کتابیں ان سے ہم کلام ہوتی ہیں، دعا کی دیتی ہیں۔ جب رُوٹھ جاتی ہیں تو انہیں منانا پڑتا ہے۔

6- امتیازی خصوصیات و خدمات

- i- منتظمین نے دینی، قومی تاریخی، ثقافتی اور ادبی ورثہ اکٹھا اور محفوظ کیا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ کر کے جدید تر بنا رہے ہیں۔
- ii- یہ لائبریری پرائیویٹ ہونے کے باوجود پبلک ریسرچ لائبریری کی تمام ضروری تحقیقی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔
- iii- جب لائبریری میں کتب کی تعداد 70 ہزار سے متجاوز ہوئی تو اس کا عوامی کردار معرض وجود میں آیا اور اس کو پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کالرز کے لئے مختص کر دیا گیا۔ اب اس سے ملکی و غیر ملکی محققین استفادہ کر رہے ہیں۔
- iv- یہ ایک مکمل تحقیقاتی لائبریری ہے جو کالرز کے لئے ریسرچ کا مرکز ہے۔ پوسٹ گریجویٹ تحقیق کے لئے دستیاب خاطر خواہ مواد اور زبانوں کے حوالے سے یہ ہیں۔ دینیات، ادب و لسانیات اور تاریخ (تمام زبانوں میں)، ثقافت اور فنون لطیفہ (اردو، انگریزی، فارسی)، معاشرتی علوم (اردو، انگریزی)۔
- v- دیہات میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کو اقامتی لائبریری کی شکل دی گئی ہے اور محققین کو ضروری سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ جبکہ تحقیق کے لئے پرسکون و سازگار ماحول میسر ہے۔
- vi- لائبریری ہر کچھ یعنی کتب، جینی کے فروغ و ترویج میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ ملاحظے کے بعد مہمانوں میں کتابیں خریدنے اور نجی لائبریریاں قائم کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ لائبریری طلبہ اور دیگر تعلیم یافتہ افراد میں علم کا شوق اور شعور پیدا کرتی ہے اور اس طور مطالعہ کے لئے تحریک کرتی ہے۔
- vii- منتظمین کے بقول اس علمی صدقہ جاریہ کی بدولت ان کو بے پایاں رحمتیں، برکتیں اور وسعتیں نصیب ہوئی ہیں۔ ہزاروں عاشقان کتب کی دعائیں شامل حال رہتی ہیں۔ دعا ہے حکیم و عظیم مطلق اس علمی خدمت (Educational Charity) کو جاری و ساری رکھے۔ آمین!

7- ذخیرہ کتب

لائبریری اصناف اور مواد کے لحاظ سے قابل قدر، پر ثروت، ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے، کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں محققین کو تنگی محسوس ہو۔ ہر صنف پر وافر کتب موجود ہیں۔ 2003ء تک مشرقی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں کتابوں کی کل تعداد 1,10,000 اور رسائل و جرائد کی تعداد قریباً 82,000 ہے جبکہ لائبریری میں 3,000 مختلف مخطوطات ہیں جو منتظمین کو وراثت میں ملے ہیں۔

موضوع دار کتب: لائبریری میں تقریباً ہر موضوع پر کتب موجود ہیں۔ خاص خاص موضوعات پر کتب کی تعداد و تفصیل یہ ہے۔

i- اسلامی موضوعات

یہاں اسلام سے متعلق مختلف اور متنوع موضوعات پر موجود کتابوں کی تعداد 35500 ہے۔ جس میں قرآن مجید کے تراجم

و تفاسیر قرآنی علوم، حدیث، سیرت رسول مقبول ﷺ، سیرت اہل بیت و آئمہ کرام، سیرت صحابہ، اولیاء کرام، سوانح علماء، فقہاء، صوفیائے علم کلام، تصوف، اسماء الرجال اور ہر مسلک پر فقہ کی کتب شامل ہیں۔

ii- حوالہ جاتی کتب

لاہریری میں انسائیکلو پیڈیا، لغات، کتابیات، فرہنگ اور انکس جیسے حوالہ جاتی موضوعات پر تعداد کتب 7000 ہے۔

iii- زبان وار کتب

21000	انگریزی	50000	اُردو
13500	عربی	16500	فارسی
2500	سندھی، پشتو، بلوچی وغیرہ	6000	سرائیکی/ پنجابی
1,10,000	میزان	500	عالمی زبان اسپرانتو
نوٹ یہ میزان 1,10,000 سال 2003ء کا ہے جبکہ اب سال 2 میں میزان ہے			

iv- موضوع وار تعداد کتب

خاص خاص موضوعات پر کتابوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

6500	فلسفہ، منطق، اخلاقیات	7000	عمومی و حوالہ جاتی
5000	معاشرتی علوم	38500	ادیان/ مذاہب
1500	سائنسی و ٹیکنالوجی	4000	لسانیات
3000	زراعت	2500	فنون لطیفہ
23000	ادبیات	3000	مخطوطات
12000	تاریخ و جغرافیہ	8000	سوانح و خودنوشت
3500	متفرق	82000	رسائل و جرائد
نوٹ یہ میزان 196000 سال 2003ء کا ہے جبکہ اب سال 2 میں میزان ہے			

v- قرآن مجید کے قلمی نسخے

لاہریری کو قرآن مجید کے 1133 قلمی نسخے رکھنے کا شرف حاصل ہے۔

51	خط بہار	2	خط محقق
1065	خط نسخ	7	خط ثلث
200	فارسی تراجم، تفاسیر	8	عربی تراجم، تفاسیر
x	دیگر زبانوں میں تراجم	3	اردو تراجم و تفاسیر

vi- دیگر مخطوطات

لاہریری میں تقریباً 3000 مخطوطات محفوظ ہیں ان میں بیشتر نادر و نایاب ہیں اور 700 سال تک قدیمی بھی ہیں۔ یہ مخطوطات علوم اسلامی کے علاوہ فلسفہ، منطق، طب، زبان، مکتوم و نثری ادب، تصوف، تاریخ، ہندسہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

vii- چند نادر مخطوطات

لاہریری میں نادر قلمی نسخہ جات چند در چند موجود ہیں۔ ان میں سے پانچ اہم درجہ ذیل ہیں۔

قرآن مجید، دس پارہ، تقطیع - 2.5×3.5 فٹ (0.76×1.07 میٹر) وزن 100 کلوگرام۔

قرآن مجید، تقطیع - 2.5×1.5 (3.5 سینٹی میٹر)

قرآن مجید ہشت پہلو تقطیع - 1.4×3.5 (3.5 سینٹی میٹر) 2 عدد۔

کتاب اقلیدس۔ علامہ نصیر الدین طوسی کی تصنیف "اقلیدس" عربی زبان میں ہے۔ اس قلمی نسخے میں متعدد دید و زیب اشکال موجود ہیں۔

viii- نادر و نایاب قرآن مجید کے قریباً 600 مطبوعہ نادر نسخے ہیں۔ جن میں دنیا کی تمام بڑی زبانوں کے تراجم شامل ہیں۔

قدامت کے لحاظ سے نادر کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لاہریری میں قدیم ترین مطبوعہ کتاب رچرڈ اسٹری کی تصنیف "The Cause of the Decay of Piety in

Christianity" ہے۔ یہ 1679ء میں شائع ہوئی۔ اسی سال لندن میں بدترین آگ کا سانحہ وقوع پذیر ہوا۔

کتب مطبوعہ

سترھویں صدی 1

اٹھارویں صدی 3

انیسویں صدی زائد از 2000

ix- دیگر نوادرات

لاہریری میں علامہ محمد اقبال کے دست مبارک سے لکھے ہوئے دو خطوط محفوظ ہیں۔ لاہریری میں معروف ادیبوں اور دیگر

مشاہیر کے اصل خطوط تقریباً 4,000 کی تعداد میں ہیں۔ چند نامور شخصیات جن کے خطوط موجود ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف، حضرت خواجہ خان محمد تونسوی، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر حمید اللہ

۔ (بیس)۔ محی الدین قادری زور، عبدالرحمن چغتائی، عطیہ ظلیل عرب وغیرہ۔

x- خصوصی ذخیرہ کتب

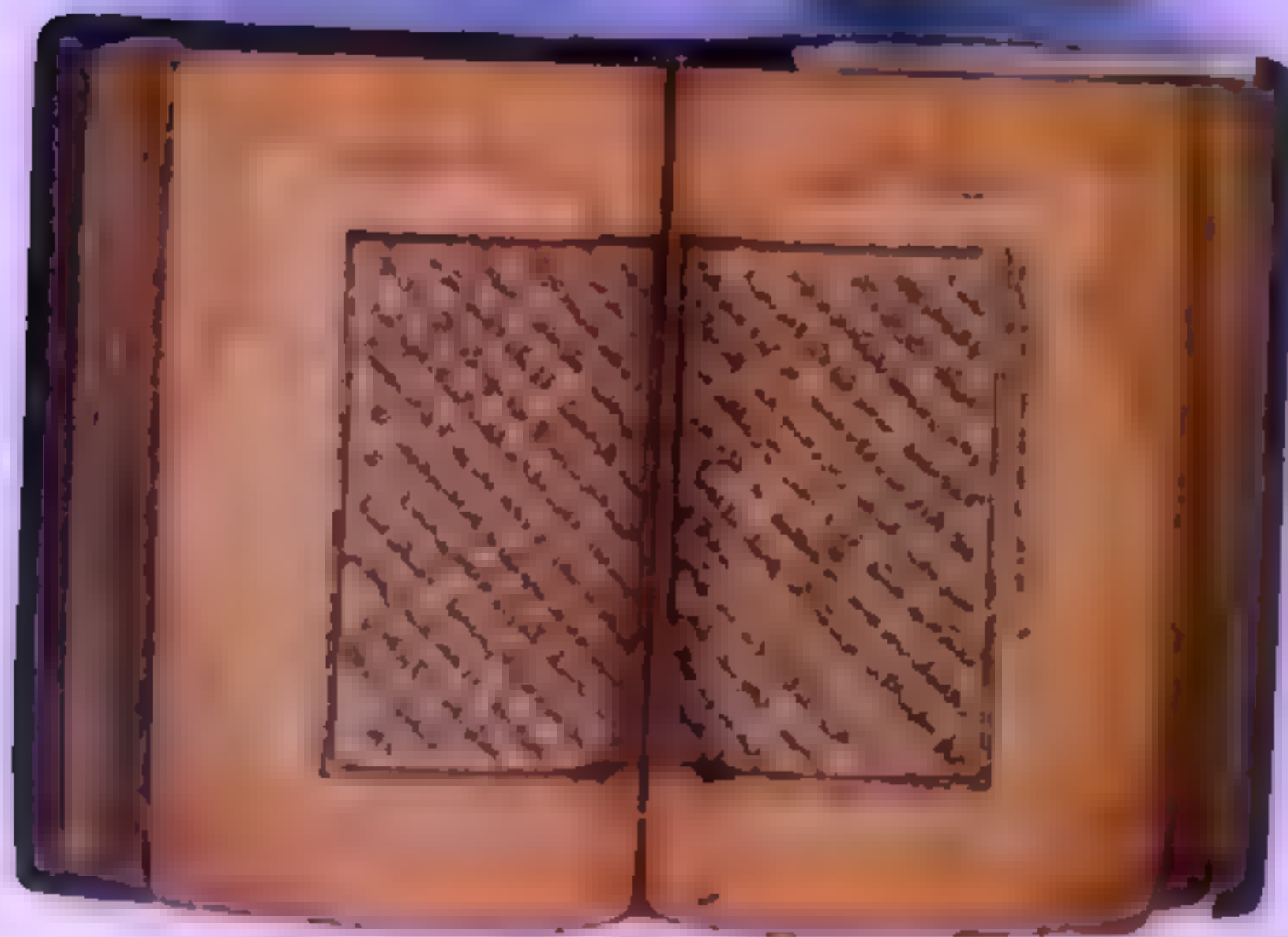
عطیات از جہنڈ بر حضرت۔ ایک معقول تعداد کتب جن نزدیکی اقارب سے موصول ہوئی ہیں ان مرسوم و محفوظ شخصیات کے

نام گرامی حکیم حافض غلام میراں، حکیم میاں خان محمد، حکیم میاں عبدالقادر (جھنگ) اور حافظ میاں صاوق محمد (لودہراں) ہیں۔



لائبریری کے اندرونی مناظر





Handwritten text in a script, possibly Arabic or Persian, located at the bottom of the page.



شہنامہ فردوسی کے قلمی نسخہ کا ایک باتصویر صفحہ



بھیری کے سامنے کا عجن



لاہور میری سے ملحقہ سردار مسجد

اساتذہ کرام مجلس عاملہ



میاں محمد جمشید احمد



میاں ضیاء محمد وارث



میاں غلام احمد جمشید احمد



میاں محمود احمد جمشید احمد



ڈاکٹر محمد فیصل مسعود



محمد برون موہی



میاں ذکاء احمد جمشید احمد

دیگر معطلی حضرات

ان مختصر سیات کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے مصنفین کی معلوماتیں ان کے مسودے سے زیادہ تین سو سے بچائے گئے ہیں۔

جناب عرش صدیقی (ملتان) نے ان میں سے ایک مدتی مرحوم کی مکتوبہ کتب کی کثیر تعداد جمع کی ہے جو انظر پروفسر طاب تونسوی کی وساطت سے موصول ہوئی ہیں۔ یہ سلسلہ بنور جاری ہے۔

سید قاسم محمود (لاہور) (مواف) نے بھی معیاری کتب و جرائد لایہ۔ ان میں سے کچھ پیش کیے ہیں۔

جبائے اسپر انتور پروفسر طاب مظفر عباسی مرحوم (مری) کے نام کتب خانہ: یہ مری میں ران قد راضا ہے۔

یہ ڈیر مظفر محمود خان اعوان (ملتان) نہایت معیاری اور قابل قدر تعداد میں کتب جناب پروفسر صاحب سے لایہ۔

منیت لی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ دیگر مسودے بھی پیش کیے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

تاریخ: ان میں سے کچھ مسودے بھی منیت لی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

جناب عاصی کرنالی درندہ موت شامی، سید تقی محمد، تیر، ان کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

جناب فشی عبد الرحمن خان مرحوم (ملتان) بذریعہ ان کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

پروفیسر خالد پرویز (ملتان)۔

یہ کئی کتابیں گمشدہ ہیں۔ ان میں سے کچھ مسودے بھی منیت لی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

ان کے نام سے مشہور ہیں۔

منظمین درج بالا معطلی حضرات کے پاس گزار ہیں۔

ix- کتاب خانوں کا اضافہ

ان مختصر سیات کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے مصنفین کی معلوماتیں ان کے مسودے سے زیادہ تین سو سے بچائے گئے ہیں۔

یہ ڈیر مظفر محمود خان اعوان (ملتان) نہایت معیاری اور قابل قدر تعداد میں کتب جناب پروفسر صاحب سے لایہ۔

تاریخ: ان میں سے کچھ مسودے بھی منیت لی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر مسودے بھی منیت لی ہیں۔

باشی، سردار محمد مسافر، جناب افسوں، علامہ عبدالرحمن وقاصی نے لایہ۔

xii- رسائل و جرائد کا اجمالی تذکرہ

لاہور پری پڈ میں رسائل و جرائد کی تعداد 82,000 ہے۔

نوٹ یہ میزان 82000 سال 2003 کا ہے جب دہا سال

دینی	32000	ادبی	31500	سیاسی	900
طبی	2500	زرعی	3000	دیگر	11000

جن میں سے انگریزی زبان میں رسائل کی تعداد 4000 ہے۔

دینی، ادبی، سیاسی، طبی اور زرعی رسائل کی دعوں میں چند قابل نامہ رسائل میں

آج، آگہی، اسلوب، انصار، الحافظ، شہ، انسان، چاندی، تہذیب، جہان، اپار، مسند، نعل سوانحی، مسکن، عصمت، نقش، نیادور، ہم قلم، فاران، ساقی، تعمیر، قومی زبان، نگار، اردو، رومانہ، ابدخ، انار، سوامیس، احمد اور مینات (سینی)۔ ادبی دنیا، قبل، اور نیشنل کالج میگزین، جوں تحریریں، تحقیق، تفتیش، تہذیب، اخلاق، عرب، نسو، سویرا، سیارو، شام، شہر، شباب، یہ نکل، خیاب، لیل و نہار، نقوش، چشمت، ایشیا، ہزار، ستار، ہمایوں، صحیفہ، اقبال، ریو، فنون، منہاج، ترجمان، افرات، تہذیب، سانس (پہور)۔ اخبار اردو اور فکر و نظر (اسلام آباد)۔ راہِ پند (پٹنہ)۔ آج کل، بیسویں صدی، جامعہ، عصمت، برہان، خطاب نامہ، متحدہ جہاد اور مولوی (دہلی)۔ اردو، خاتون، سب رس، بشوف، شباب، صبا، ستیر، مصداق، فقر نو، درجہ، حنائیہ (حیدر آباد، دہلی)۔ عالمی، افسانہ، دور، الفرقان، اور صدق جدید (لکھنؤ)۔ شاعر، شان، ہند اور حواب، دب (ممبئی)۔ انداز، تہذیب، اخلاق، خاتون، علی گڑھ پریس اور فکر و نظر (علی گڑھ)۔ اشاء اور نئی قدیمیں (حیدر آباد، مدھیہ)۔ اشاء (دہلی)۔ معارف (عظیم گڑھ)۔ سمور کار (مہاراشٹر)۔ احساس (پٹنہ)۔ رد و زبان، اوراق، (سرگودھا)۔ پاسبان (چندی گڑھ)۔ حرش خدا بخش، ہیری (پٹنہ)۔ خیاب (ناب پور)۔ الزبیر (پہ پور)۔ رمانہ (کان پور)۔ شب خون (اب آباد)۔ الحق (ابو زہد)۔

انگریزی زبان میں نیشنل جیو گرافک میگزین (مریکہ)، ریڈر ڈائجسٹ (برطانیہ)، ریمین (مریکہ)، ڈش بید (جرمنی) وغیرہ موجود ہیں۔

8- عمومی وضاحتیں و ہدایات

وضاحتیں

- i- کتابیں سہنی لٹریچر اور کھلے شیلوں میں رکھی گئی ہیں۔ ان کی ترتیب دیوی اشاریہ نظام (ای ڈی سی) کے اصول کے مطابق رکھی گئی ہے۔ انسائیکلو پیڈیا، استقبالیہ میں محفوظ رکھے گئے ہیں۔ ترتیب و تنظیم شاندار ہے۔
- ii- قرآن مجید کے قلمی نسخے و دیگر مخطوطات یک جہدہ کمرے میں اماریوں میں پورے آداب کے ساتھ سجائے گئے ہیں۔ اس کمرے کو "ریاض القرآن" کا نام دیا گیا ہے۔
- iii- لائبریری قومی اہستہ کی نشستوں میں حصہ لیتی رہی ہے۔ لائبریری کی کتاب کی آخری نمائش پر ایل 2000ء میں منعقد ہوا پور میں الاقوامی کانفرنس سیرت نبوی ﷺ کے متعلق تھی اور اس کانفرنس میں حصہ لینے والے 150 ملکی وغیر ملکی مندوبین یہاں لائبریری کے ملاحظہ کے لئے بھی تشریف لائے۔

xi- معاونین کتاب خانہ

جناب مشفق خواجہ کراچی، سید قاسم محمود، محمد فیصل خان، فیصل ناسر کتب، صاحب، ۱۰۰ اقبال احمد چیرا، رادہ مرزا مجلس رضا، حاتی
مقبول احمد ضیائی رضا، سیدی (لہور)، سیدی الدین قادری، پروفیسر سید سعید احمد شاہ (کراچی)، انشا طبع تونسوی، میاں کفایت احمد
(مدن)

- [illegible]

پائے گی لاہریری ہے۔“

- ڈاکٹر تعلیم محمد اسلام صدیق ”حیرت زار حیرت کدو، حیرت افزا، حیرت ہی حیرت۔“
- عبدالعزیز کا بنو کے بقول۔ ”ایک نعمت غیر مترقبہ۔۔۔ عذیم المثال۔ باذوق فن کو زندہ رکھنے کیلئے باذوق لوگوں کی باذوق کوشش۔“
- محمد یحییٰ (لاہور) جو یز پیش کرتے ہیں۔ ”کاش حکومت اور جامعات ایسے پروجیکٹ بنائیں کہ طلباء اپنی ریسرچ کیلئے اس لاہریری سے استفادہ کریں۔“

- دانشور ڈاکٹر اسد اربیب لکھتے ہیں۔ ”کتاب خانے میں ہوں جو ہماری تہذیب و تہذیب کا تسلسل بھی ہے اور فکر و فکر کا مخلوق امانت خانہ بھی۔ کتابوں کے اس ”بغداد“ کو کسی ہلا کو کی نظر نہ لگ جائے۔“
- شاعر اقبال ارشد لکھتے ہیں کہ ”خاندان مجنڈیر کے دارالاطلاع میں داخل ہو کر مجھے محسوس ہوا کہ میں باب العلم کے سامنے میں۔“
- مؤلف کی خواہش ہے۔ ”کتاب برائے کتب“ نہیں۔ یہاں ”کتاب برائے زندگی ہیں۔“ اعلیٰ و ارفع علمی و ادبی کتابیں۔ کمروں سے باہر کا ماحول خوشبودار پھولوں اور شاداب ہرے و سبز درختوں کے علاوہ قابل تھکید شائستگی و اعلیٰ اخلاقی اقدار سے معمور۔ اگر فردوس بر روی زمین است۔ ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است۔
- پھر کیوں نہ ہمیں حب ارضی میں مرجانے کو جی چاہے گا اگر میری خواہش واقع پوری ہو سکے تو مجھے لاہریری کی چار دیواری میں دفنایا جانا چاہیے۔ اپنی قبر میں بیٹھا۔ اشارات قلم بند کر کے ”مجنڈیر لاہریری“ کی شہرت عام اور حیات و دامن کی درخواست کے ساتھ اس خالق اعظم کی خدمت میں مدیر بن کر پیش کرتا رہوں۔ حتیٰ کہ وہ بالآخر ”منکوز“ کر لینے پر مجبور ہو جائے۔“

آپ نے آراء ملاحظہ کیں اس کے علاوہ لاہریری کے متعلق تہذیبوں میں اس تاج محل کو پہلی بار دیکھنے جیسی حیرت اور سٹ کو پہلی دفعہ تسخیر کرنے جیسی مسرت، امید کی کرن، ناقابل فراموش تجربہ، دُر ہائے مکنون، عظیم درگاہ، ناقابل گزیر تحقیقی مرکز، عظیم سرچشمہ، ذوق و شوق و وسائل کا قرآن السعدین ”wonderland“، چولستان میں تختستان ”طلسم ہوشربا۔ علم کا سمندر، Beacon“ محبتوں کی خوشبو، علم کی مہک، ویرانے میں شمع، لاہریری کے روپ میں علماء کا شہر ”جہالت کے سمندر میں ایک خوبصورت جزیرہ“ دل باغ فردوس میں آگیا ہو ”سنگ میل“ علم کا الاؤ، محفوظ علم و دانش، چشمہ صافی، علم کا بحیرہ قزوین، پیاس بجھانے کا عظیم سمندر، مثالی دارالتحقیق بالظریہ پاکستان کے قائم رکھنے کے لئے سنگ میل، قطبی ستارہ و غیرہ گروانا گیا۔

مہتمم حضرات لاہریری کے متعلق جملہ ہائے توسیلی یعنی دان کا وسیع مطالعہ، بغزوہ انفسار اور شرافت و نجابت، عبادت کا درجہ بندوں کا چناؤ، مامور من اللہ، بانیان انسان کے لباس میں فرشتے، زندہ ولی کی باتیں کی گئیں۔ ان کی باب العلم سے نسبت کا ذکر کیا گیا۔

- مہمانوں نے فوٹو سٹیٹ کی سہولت، ریڈنگ ہال کی فراہمی اور لاہریری کو کسی بڑے شہر میں منتقل کرنے کی تجاویز پیش کی ہیں۔
- انگریزی میں ایک مقولہ ہے۔ ”seeing is believing“ یعنی جب آپ خود دیکھیں گے تو آپ کو یقین آجائے گا۔ لیکن ایک اور فلاسفر کے قول کا حوالہ دوں گا۔ ”پہلے آپ یقین کریں۔ سچ جانیں، پھر خود جا کر دیکھیں زیادہ لطف اندوز ہوں گے۔“

14- ڈاک کا پتہ

لاہور بریں

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سردار پور جھنڈیر۔ پوسٹ کوڈ - 61240

میلنگ (ضلع وہاڑی) پنجاب پاکستان

15- فون/فیکس

لاہور بریں

(06515) 430786-430787-430430

فیکس

(06515) 430789

ٹیلی فون کوڈ برائے پاکستان 0092

16- ای میل

Jhandir_library@yahoo.com

jhandir_library@hotmail.com

17- دیگر حوالہ جات

بینک

ریلوے اسٹیشن برائے آہر و فست مہمانان

ریلوے اسٹیشن برائے ٹریل کتب

ٹرک / اردو سروس

ایئر پورٹ / ذرائع پورٹ

اسٹریٹیشنل ایئر پورٹ

بندرگاہ

مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ سردار پور جھنڈیر میلنگ (وہاڑی)

میلنگ - سردار جھنڈیر (لودہ والی - پاکستان الیمین)

مکان چھاؤنی

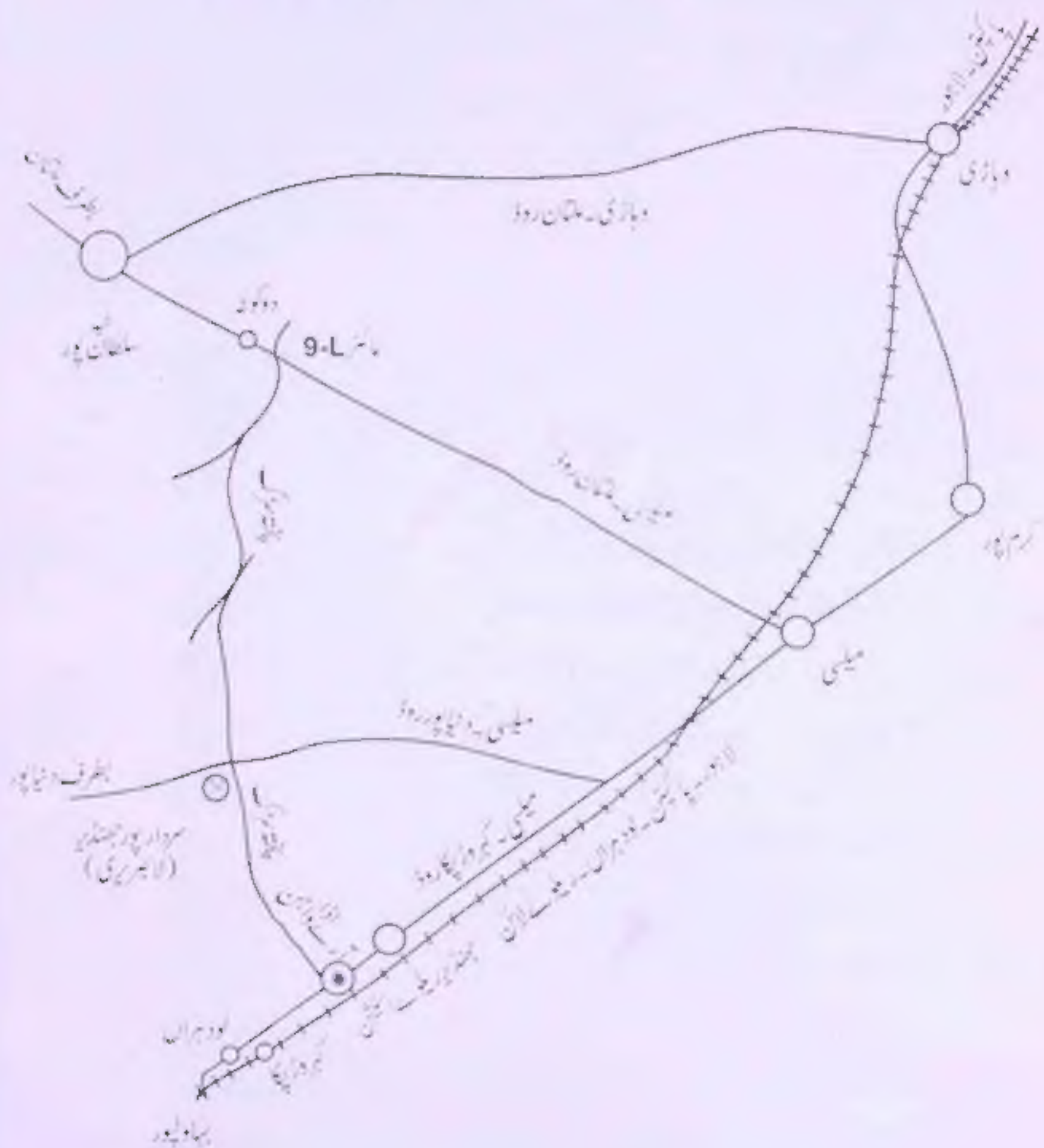
مکان برائے میلنگ

مکان

لاہور

کراچی

مردار پور چند بر تحصیل میلی ضلع و باڑی





لائبریری کا شرقی بلاک

